داڑھی کاٹنا اور اس کی اجرت لینا کیسا ؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں حجام ہوں ، لوگ بالوں کی کٹنگ کے ساتھ مجھ سے شیو بھی بنواتے ہیں ، میرا سوال یہ ہے کہ کیا میں شیو بنا سکتا ہوں ؟ نیز داڑھی کاٹنے اور شیو بنانے کی اجرت کا کیا حکم ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے ، اسے کٹوا کر ایک مٹھی سے کم کرنا یا بالکل منڈوا دینا ، ناجائز و حرام ہے ، یونہی کسی دوسرے کی داڑھی مونڈنا بھی گناہ ہے کہ اس میں گناہ پر تعاون ہے اور گناہ پر تعاون کرنا بھی گناہ ہے ۔

جہاں تک داڑھی مونڈنے کی اجرت کا معاملہ ہے تو چونکہ یہ ایک ناجائز کام ہے اور ناجائز کام پر اجارہ کرنا بھی ناجائز ہے ، لہٰذا ایسا گناہ کا کام کرنا ، اس پر اجارہ کرنا اور اس کی اجرت لینا سب ناجائز و گناہ ہے اور اگر اجرت لے لی ہو ، تو اس کا حکم یہ ہے کہ جن جن سے لی ، ان کو واپس کرنا واجب ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کس سے لی ، تو اجرت کے اِن پیسوں کو صدقہ کرنا ہوگا کہ یہ خبیث مال ہے اور خبیث مال کا یہی حکم ہوتا ہے ۔

داڑھی کے تاکیدی و واجبی حکم کے متعلق صحیح بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی و دیگر کتب احادیث میں ہے ، واللفظ للبخاری : ”عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین وفروا اللحی وأحفوا الشوارب و کان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل أخذہ“

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا : مشرکین کی مخالفت کرو ، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے ، تو اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی ، اسے کاٹ دیتے تھے ۔ (صحیح البخاری ، جلد 7 ، صفحہ 160 ، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

داڑھی کٹوانے کے متعلق غنیہ ، بحر الرائق ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ، درمختار اور درر شرح غرر وغیرہا کتبِ فقہ میں ہے ،

واللفظ للآخر: ”واما الاخذ من اللحية وھی دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلھا فعل مجوس الاعاجم والیھود والھنود وبعض اجناس الافرنج“

ترجمہ: اور بہر حال ایک مشت سے داڑھی کم کرنا، جیسے بعض مغربی اور زنانے قسم کے لوگ کرتے ہیں، اس کو کسی نے جائز قرار نہیں دیا اور ساری داڑھی منڈوالینا، عجمی مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض افرنگیوں (انگریزوں) کا فعل ہے۔ (درر شرح غرر، کتاب الصیام، جلد 1، صفحہ 208، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت)

شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1052ھ) لکھتے ہیں: ”حلق کردن لحیہ حرام است وگزاشتن آں بقدر قبضۂ واجب“ ترجمہ: داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مٹھی کی مقدار چھوڑنا واجب ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد 1، صفحہ 212، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

گناہ پر مدد کرنے کی ممانعت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

ترجمہ کنز العرفان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

محیط برہانی میں ہے:

”الاعانة علی المعاصی والفجور والحث علیھا من جملة الکبائر“

ترجمہ: گناہوں اور فسق و فجور کے کاموں پر مدد کرنا اور اس پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد 8، صفحہ 312، مطبوعہ بیروت)

ناجائز کام پر اجارہ بھی ناجائز ہے، چنانچہ مبسوطِ سرخسی میں ہے:

”ولا تجوز الاجارة علی شیئ من الغناء والنوح والمزامیر والطبل وشیئ من اللھو لأنه معصیة والاستئجار علی المعاصی باطل، فان بعقد الاجارة یستحق تسلیم المعقود علیه شرعاً ولا یجوز أن یستحق علی المرأ فعل به یکون عاصیاً شرعاً“

ترجمہ: اور گانے باجے، نوحہ، مزامیر، طبل بجانے اور کسی بھی قسم کے لہو و لعب کے کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ ہے اور گناہوں پر اجارہ کرنا باطل ہے، کیونکہ عقد اجارہ کے سبب معقود علیہ (جس چیز پر اجارہ کیا گیا ہے) کو سپرد کرنے کا شرعاً استحقاق ثابت ہو جاتا ہے اور یہ جائز نہیں کہ کسی شخص پر ایسے فعل کا استحقاق ثابت ہو جس سے وہ شرعاً گناہ گار ہو جائے گا۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 16، صفحہ 38، مطبوعہ بیروت)

ناجائز کام پر حاصل ہونے والی اجرت کے متعلق مجمع الانہر میں ہے :

”لا يجوز أخذ الأجرة على المعاصی كالغناء والنوح والملاهی۔۔۔وان اعطاه الأجر وقبضه لا يحل له ويجب عليه رده على صاحبه“

ترجمہ : گناہ کے کاموں پر اجرت لینا جائز نہیں، جیسے گانے باجے ، نوحہ اور تمام لہو ولعب کے کام اور اگر اس نے اجرت دی اور اس نے قبضہ کرلیا، تو وہ اجرت اس کے لیے حلال نہیں اور اس پر واجب ہے کہ وہ مالک کو واپس کردے ۔

(مجمع الانھر، جلد03، صفحہ533، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : ”حرام فعل کی اُجرت میں جو کچھ لیا جائے، وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے ، نہ اطاعت پر۔“ (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ187، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

داڑھی مونڈنے کی اجرت کے متعلق مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں : ”داڑھی مونڈنا حرام ہے، یہ کام کرنا بھی حرام ہے، کسی سے کروانا بھی حرام اور اس کی اجرت بھی حرام ہے۔“ (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ427، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

اجرت دینے والوں کا علم نہ ہو، تو اس کے حکم کے متعلق بہارِ شریعت میں ہے : ”ان صورتوں میں اُجرت لینا بھی حرام ہے اور لے لی ہو، تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اُجرت لی تھی، تو اُسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔“ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ144، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-9489

تاریخ اجراء : 05 ربیع الاول 1447ھ/30 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
darulIftaahlesunnat
DarulIftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net